السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکے کی ماں فوت ہوگئی تو اس کی دادی نے اس کو دودھ پلایا اور اسی کے دودھ سے اس کی پرورش ہوئی اب اس لڑکے کا نکاح اس کی پھوپھی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ناجائز ہے۔ کیوں کہ صورت مسؤلہ میں لڑکے کی پھوپھی اس کی رضاعی بہن ہوگئی اور لڑکے اور پھوپھی کی لڑکی کے درمیان ماموں بھانجی کا رشتہ ہوا اور جس طرح اپنے نسبی بھائی یا بہن کی لڑکی یعنی نسبی بھتیجی اور بھانجی سے نکاح حرام ہے اس طرح اپنے رضاعی بھائی اور بہن کی لڑکی یعنی: بھانجی سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

عَنْ عِرَاکِ بْنِ مَالِکٍ: أَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ؟ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» (بخاری حدیث: 5123)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: «لاَ تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ» (بخاری 2758) وکذا العمات والخالات وبنات الاخ بنات الاخت من الرضاعة اجماعا لقوله صلی اللہ علیہ وسلم: یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب قالہ القاضی ثناء اللہ الفانی فتی فی التفسیر المظھري تحت قولہ تعالی: وأمھاتکم اللاتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعة۔ محدث

رضاعت محرمہ کے بارے میں علماء اہلحدیث مختلف الخیال ہیں اکثریت شافعیہ کے وافق معلوم ہوتی ہے اور بعض علماء نے مالکیہ وحنفیہ کے مسلک کو ترجیح دی ہے قرآنی آیات اور احادیث کا اطلاق حنفیہ ومالکیہ کا موید ہے۔ مقلد شراح حدیث مفسرین قرآن نے ایک دوسرے کی تردید اور تائید میں بڑی لمبی لمبی بحثیں لکھی ہیں۔ احتیاط حنفیہ اور مالکیہ کے مسلک میں ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 212

محدث فتویٰ